پیار جنت سے اس لئے ہے مجھے
یہ میری ماں کے قدم چومتی ہے

نصاب تعلیم سے بے مقصد مضامین نکال کر ماں کی قدرومنزلت سے متعلق آگہی مہیا کی جائے

ایک دن کی بجائے ہر دن ماں کی عظمت کیلئے وقف ہونا چاہیے

ماں کے عالمی دن کے حوالے سے منعقدہ فورم میں پروفیسر ڈاکٹر غزالہ محمود، ڈاکٹر ناصرہ تسنیم، ڈاکٹر کوثر بنگش، ڈاکٹر محسنہ، ڈاکٹر حارث احمد اور ڈاکٹر ماہین ملک کا اظہار خیال

ڈاکٹر میاں محمد ظہیر

مدرڈے کی تحریک 1903ء میں امریکہ کی ایک خاتون اینا جارویس (Ana jar vise) کے ذہن سے بیدار ہوئی، ماہ مئی کا دوسرا اتوار تھا جب اینا کی عظیم ماں کی دوسری برسی تھی اس نے چرچ جاکر عبادت کی اور ماں کے لئے دعائیں کیں، دن بھر اس کی یادوں کے چراغ جلائے مگر دل کو کسی طور قرار نہ آیا، اسے ماں کی یاد شدت سے ستانے لگی تب اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی ماں کی یادوں کو ماند نہیں پڑنے دے گی اس نے باقاعدہ ایک تحریک کا آغاز کیا اور ہر برس مئی کے دوسرے اتوار کو خاندان کے دیگر بہت سے افراد کے ساتھ مل کر ماں کی یادیں تازہ کرنے لگی، ماں کی قبر پر تازہ سفید پھول رکھتی اور محبتوں کے دیئے جلاتی اس کی محبت اور چاہت میں اسقدر اخلاص اور پختگی تھی کہ اللہ کو اس کا انداز پسند آیا اور اس وقت کے صدر ووڈرو ولسن نے باقاعدہ طور پر مئی کا دوسرا اتوار "ماؤں کے عالمی دن" کے نام سے موسوم کردیا۔ تب سے تاحال یہ دن بے حد عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ وہ خوش نصیب جن کی ماؤں کا سایہ ان کے سروں پر ہے اپنی ماؤں کے قدموں میں گلابی پھول نچھاور کرتے ہیں۔ جن کی مائیں دنیا میں نہیں رہیں وہ ان کے مرقد پر سفید پھول چڑھاتے ہیں۔

گزشتہ روز "ماں کے عالمی دن" کے موقع پر روزنامہ پاکستان نے ایک فورم کا اہتمام کیا جس میں پروفیسر ڈاکٹر غزالہ محمود (ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ گائناکالوجی پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائینسز) ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ناصرہ تسنیم، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر کوثر بنگش اور ڈاکٹر محسنہ کے علاوہ گرین سٹار کے سینئر منیجر ایم این سی ایچ ڈاکٹر حارث احمد اور ڈاکٹر ماہین ملک کو مدعو کیا گیا ان سے کی گئی گفتگو نذر قارئین ہے۔

ڈاکٹر غزالہ نے ماں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ماں ایک پاکیزہ، باہمت اور باحوصلہ ہستی کا نام ہے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ماں کی وہ عزت وتوقیر نہیں جس کی وہ صحیح معنوں میں حقدار ہے ڈاکٹر ناصرہ تسنیم کیمطابق "ماں" دنیا کی حسین ترین ہستی ہے، دھنک کے خوبصورت رنگوں کی مانند اور شبنم کی طرح پاکیزہ، ڈاکٹر محسنہ نے کہا کہ "ماں" محبت، چاہت، شیرینی اور حلاوت سے گندھے ہوئے جذبات کا نام ہے، ڈاکٹر کوثر بنگش کے نزدیک "ماں" دل آویز، خوش کن اور طاقتور احساس کا نام ہے جس کے سامنے تمام رشتے ہیچ محسوس ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر حارث احمد کے مطابق لفظ "ماں" اپنے اندر اتنی مٹھاس رکھتا ہے کہ اس کی شیرینی تمام جذبات پر حاوی رہتی ہے، ماں سے زیادہ سچا، میٹھا اور بااعتبار رشتہ دنیا میں اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا، دنیا کی تمام تر خوبصورتیاں محض اس ایک رشتے میں چھپی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر ماہین ملک کے مطابق "ماں" وہ گھنیرا سایہ ہے جو اپنے بچے کی خاطر سب کچھ ہنس کھیل کر جھیل جاتی ہے اور اپنے بچوں پر کوئی آنچ نہیں آنے دیتی ماں کے ایک لمحے کا قرض کوئی بھی بچہ عمر بھر نہیں چکا سکتا مگر افسوس کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق ماں یا عورت کو وہ مقام نہیں دیا گیا جس کی وہ مستحق ہے، ڈاکٹر ناصرہ نے مزید کہا کہ ماں یا عورت ایثار اور قربانی کا نام ہے کبھی وہ والدین کیلئے قربانی دیتی ہے تو کبھی بھائیوں کیلئے کبھی شوہر کیلئے اور کبھی بچوں کیلئے اور کبھی اپنے بچوں کے بچوں کے لئے، وہ تمام عمر ایثار اور قربانیوں میں گزار دیتی ہے۔

ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ میں عرصہ 30 سال سے اس پیشے کے ساتھ وابستہ ہوں اور میں نے بارہا دیکھا ہے کہ عورت کو جانوروں سے بدتر حالات میں رکھا جاتا ہے۔ انہوں نے ایک واقع سناتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ ایک ساس نے اپنی بہو کیلئے وہ الفاظ ادا کئے جن کو سن کر انسانیت کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں معلوم نہیں ماں جب ساس بنتی ہے تو اس کے اندر سے ممتا کیوں ختم ہو جاتی ہے وہ تو ماں تھی اور اسے ہر حال میں ماں رہنا چاہیے، اپنے بیٹے کی بھی اور بہو کی بھی مگر یہاں تضاد اس قدر زیادہ ہے کہ انسانیت شرما جائے۔

ڈاکٹر ناصرہ نے کہا کہ نو بیاہتا عورت جب ماں بننے کی پوزیشن میں آتی ہے تو اس کے احساسات کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں مگر دیگر رشتے اس کو ہر وقت کچو کے لگاتے ہیں اور وہ خوشی کے جذبات سے نکل کر دکھوں اور سسکیوں کے گرداب میں آپھنستی ہے۔ ڈاکٹر ماہین ملک نے کہا کہ ماں بچوں کی خاطر بے بہا تکلیفیں اور غم اٹھاتی ہے مگر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ جب اس کی قدرومنزلت کوڑیوں کے بھاؤ ہو جاتی ہے اور کوئی پرسان حال نہیں ہوتا حالانکہ ماں تو ہر دور میں ماں ہے اس کا رتبہ اور مرتبہ کسی طور کم نہیں ہوتا مگر بچے ایک ایسے وقت میں بے اعتنائی برت جاتے ہیں جب ماں کو ان کے پیار، احساسات اور توجہ کی بے انتہا ضرورت ہوتی ہے، سال بعد ایک دن منا لینے سے یا ایک دن پھولوں کا تحفہ دے دینے سے اس کی ضرورت پوری نہیں ہوتی، وہ مسلسل توجہ کی طالب رہتی ہے، ڈاکٹر محسنہ نے کہا کہ ایک روایت ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ماں کو کندھوں پر بٹھا کر اور پیدل سفر کر کے

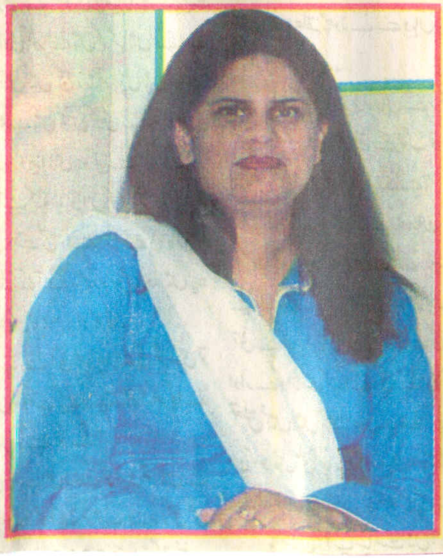

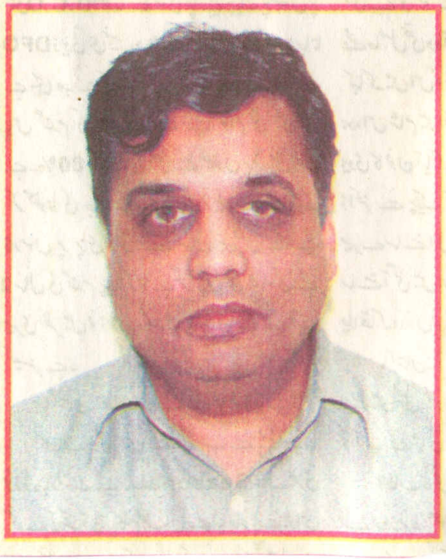

Pakistan, 12th May, 08.

حج بیت اللہ کا فریضہ انجام دے تو بھی وہ دوران پیدائش ہونے والی تکلیف کے ایک لمحہ کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔ ڈاکٹر کوثر بنگش نے کہا کہ اب قدریں تبدیل ہو چکی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دور میں ماں کی تعظیم کے ساتھ ساتھ توہین بھی ہوتی رہی ہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ ''جہالت'' کے سوا اور کچھ نہیں۔ ڈاکٹر غزالہ کے مطابق ماں کے بارے میں اس حد تک حکم ہے کہ اگر ماں کو کسی گناہ کبیرہ کی مرتکب دیکھو تو بھی اس سے ناروا سلوک تو درکنار اس کے ساتھ گستاخی مت کرو، کسی بڑے سے کہہ کر یا پھر بہت نرم اور باادب طریقے سے راہ راست پر لانے کی کوشش کرو مگر ہمارے ہاں اور دنیا بھر میں ماں کے ساتھ نازیبا سلوک اور قتل وغارت کی خبریں سامنے آتی ہیں اور ان کی جہالت پر افسوس ہوتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر حارث احمد نے کہا کہ ماں اپنے بچوں کے ساتھ کبھی جانب دارانہ سلوک نہیں کرتی ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کسی بچے کی فرمابرداری کی بدولت ماں اس بچے کو بہتر اور قریب سمجھتی ہے حالانکہ وہ سب کے ساتھ مساویانہ سلوک کی متمنی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ماہین ملک نے کہا کہ ماں کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ اولاد کی چاہت کے ساتھ ساتھ ان کی اچھی تربیت کرے تاکہ اس کو اس دکھ کا احساس نہ کرنا پڑے کہ اس کے بچے نانہجار اور گستاخ ہیں لہذا ماں کو زیادہ وقت ان کی اچھی تربیت اور دیکھ بھال پر دینا چاہیے تاکہ لوگ اس ماں کی تعریف کریں اور مثال پیش کریں کہ فلاں عورت کے بچے کس قدر سعادت مند اور تابع فرمان ہیں۔ ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ بچوں پر گھر کے ماحول کا برا اثر ہوتا ہے اگر گھر میں لڑائی جھگڑا ہوگا تو بچے برا اثر قبول کریں گے اور چھوٹی سی بات کو بھی زیادہ محسوس کریں گے لہذا والدین کو چاہیے کہ کسی بھی تلخ بات کو علیحدگی میں نمٹالیں اس سے بچوں کی عادات واطوار پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے، ڈاکٹر کوثر بنگش نے اس حوالے سے کہا کہ ماں کی عظمت کو اگر مزید باریکی سے دیکھا جائے تو اللہ تعالی نے اپنی محبت کو ماں کی محبت سے تشبیہ دی ہے اور رب کائنات کے وعدے کسی منطقی یا علمی حوالوں کے محتاج نہیں ہوتے کیونکہ اسی نے ماں کی عظمت بیان کی ہے اور تعظیم کا حکم دیا ہے اب ماں کا فرض ہے کہ وہ اولاد کی پرورش وتعلیم کا اہتمام احکام خداوند کے مطابق کرے تاکہ ماں ہمیشہ کیلئے سرخرو رہے۔

ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ ڈیلیوری کے بعد عورت کو اپنی صحت برقرار رکھنے کیلئے شوہر اور دیگر گھر والوں کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے مگر بچے کی پیدائش کے بعد ایسی ماں جسکو انتہائی نگہداشت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے فراموش کردیا جاتا ہے اور ساری توجہ نومولود کی طرف چلی جاتی ہے ایسے میں ضروری ہے کہ ماں کی طرف بھی بھرپور توجہ دی جائے اور اس کی خوراک اور صحت کا خاص خیال رکھا جائے تاکہ وہ آئندہ چل کر اپنے فرائض بہ حسن و خوبی انجام دے سکے اور اپنے اندر کسی قسم کی کمزوری محسوس نہ کرے

اس حوالے سے ڈاکٹر ماہین ملک نے کہا کہ عورت کو صرف اور صرف کھیتی سمجھ لیا گیا ہے اور پیداوار کا تقاضا جاری رہتا ہے ایسی سوچ رکھنے والوں کو کم از کم اتنا تو سوچنا چاہیے کہ کھیتی کے لئے بھی زمین کو کچھ عرصہ خالی رکھنا پڑتا ہے تاکہ دوبارہ اس سے اچھی فصل کی توقع کی جاسکے مگر یہاں صرف پیداوار سے غرض ہوتی ہے اور ماں کی صحت کا کسی کو خیال نہیں آتا حالانکہ سوچا جائے تو ماں کی صحت اچھی ہوگی تو بچے بھی جسمانی اور ذہنی طور پر بہتر ہوں گے مگر یہاں سوچ کا تضاد باعث شرم ہے ڈاکٹر ناصرہ نے بتایا کہ اگر عورت یعنی ماں کو گھر کا ہر فرد وہ مقام دے دے جس کی وہ متمنی ہے اور جس کا حکم خداوند تعالی نے دیا ہے تو وہ ہمیشہ خود کو نارمل اور اچھے جذبات واحساسات کے ساتھ زندہ رکھ سکے گی اور اس کی روح کو ہمیشہ فرحت وتازگی میسر آتی رہے گی ڈاکٹر غزالہ نے دوبارہ اس طرف توجہ دلائی کہ عورت یا ماں کے بارے میں جتنے

(باقی اندرونی صفحات پر)

بقیہ: فورم

بھی احکامات آئے ہیں سب میں اس کی عزت و تکریم کو مقدم رکھا گیا ہے مگر معاشرتی بگاڑ اور اخلاقی قدروں کی تنزلی کی بدولت وہ خواب ہی رہ گیا ہے انہوں نے کہا کہ عورت کی گواہی کے حوالے سے بھی ایک مرد کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے تو یہ بھی احادیث کو آگے سے آگے بیان کرنے والوں کی بدولت ہوا ہے وگرنہ قرآن پاک میں عورت کو جو مقام اور مرتبہ دیا گیا ہے وہ کسی طور کم نہیں ہے بلکہ آپؐ سے کسی نے پوچھا کہ مجھ پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری ماں کا پھر پوچھا گیا تو یہی جواب ملا تیسری بار بھی یہی جواب ملا تو عورت یا ماں کی اہمیت ہی سامنے آئی ہے تو اس کی گواہی کو آدھا کیوں کردیا گیا ہم سب کو چاہیے کہ قرآن کو معانی کے ساتھ اچھی طرح پڑھا جائے۔ ڈاکٹر ناصرہ نے کہا کہ جدید تعلیم نے اخلاقی قدروں کو پامال کیا ہے جس کی وجہ سے آج عورت کی عزت وتکریم میں کمی ہوئی ہے ڈاکٹر غزالہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عورت نے خود ہی اپنی قدرو منزلت کو کم کیا ہے انہوں نے کہا کہ ملازمت کرنا جرم یا خرابی کا باعث نہیں ہے اگر قرآن وسنت کے مطابق زندگی بسر کی جائے اور اچھے لبادے کو اتار کر گھٹیا لباس زیب تن کیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ دنیا عورت کو اسی رنگ میں دیکھے گی ویسے بھی فرنگی تہذیب اور تعلیم نے مسلمانوں کی عظمت کا جنازہ نکال دیا ہے موجودہ وقت میں ماؤں کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن وسنت کے مطابق تربیت فراہم کریں اور ان کو ان کے اچھے برے کی تمیز دیں اچھا پہننا اور بولنا سکھائیں کیونکہ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہے یہیں سے اس کے ذہن کی آبیاری ہوتی ہے اور بیس بنتی ہے جو ساری عمر قائم رہتی ہے ڈاکٹر محسنہ نے کہا کہ تربیت کا عنصر صرف اس بنیاد پر کہ گھر میں غریبی ہے یا دولت کی فراوانی ہے مرہون منت نہیں اگر عورت یا ماں چاہے تو ہر حال میں بچوں کی نگہداشت اور بہتر تربیت کو بحال رکھ سکتی ہے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوسکتی ہے۔

ڈاکٹر غزالہ محمود کا کہنا ہے کہ شوہروں کو چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں کا بہترین خیال رکھیں تاکہ وہ زندگی میں بہترین مائیں ثابت ہوسکیں اور بچوں کی تربیت اور نگہداشت پر خاص توجہ دے سکیں ڈاکٹر ناصرہ نے کہا کہ لوگ ایسے مردوں کو جورو کا غلام کہتے ہیں مگر ان کو پرواہ نہیں کرنا چاہیے کہ لوگ کسی کے بارے میں اچھی رائے رکھنے میں ناکام رہے ہیں لہذا کسی کو اپنے بارے میں خود فیصلہ کرنا ہوگا۔ ماں کی بچے کی نگہداشت اور دودھ پلانے کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ ضروری ہے کہ مائیں بچوں کو اپنا دودھ پلائیں بچہ اس سے زیادہ تحفظ اور اپنائیت محسوس کرے گا کہ ماں کی گود بچے کے لئے محفوظ پناہ گاہ ہوتی ہے ڈاکٹر ماہین ملک کے مطابق جو مائیں بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں وہ ان کی محبت اور چاہت سے محروم رہتی ہیں ڈاکٹر حارث احمد کے مطابق ماں کا دودھ بچے کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور اس میں موجود اجزاء کو کسی دوسرے فوڈ سپلیمنٹ سے حاصل نہیں کیا جاسکتا ڈاکٹر کوثر بنگش نے ماں کی عظمت کو اس کے دودھ سے مشابہت دی ہے اور کہا ہے کہ ایسے وقتوں کی مائیں اپنے بچوں کو 32 دھاروں اور دودھ کی قسم ایسے ہی نہیں دیا کرتی تھیں بلکہ اللہ تعالی نے دودھ میں تاثیر ہی کچھ ایسی رکھی ہوئی ہے کہ بچے ماں کو ہمیشہ عظیم سرمایہ سمجھتے آئے ہیں۔

آج کے ماحول کو بہتر کرنے اور ماں کی تقدس کو بڑھانے کے حوالے سے ڈاکٹر محسنہ کا کہنا ہے کہ ماؤں کو اپنا کردار خوش اسلوبی سے نبھانا چاہیے ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ ٹیلیویژن کے ڈراموں اور پروگراموں کو بہتر کرکے ہم ماں کے تقدس کو بڑھا سکتے ہیں ڈاکٹر حارث نے لوگوں میں شعور اور آگاہی کو بڑھانے پر زور دیا اور صحت مند طرز زندگی کی ترغیب دی ڈاکٹر ماہین ملک کے مطابق جب تک عورت کو اس کا مکمل حق نہیں دیا جاتا اور اس کے کردار کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی اور بہتر پروگریس حاصل کرنا ممکن نہیں ڈاکٹر ناصرہ کا کہنا ہے کہ طریقہ تعلیم کی بہتری یہ ہماری نئی نسل کو نئی اور بہترین جہتوں سے آشکار کرسکتی ہے اور ڈاکٹر کوثر بنگش کے مطابق نصاب تعلیم کو اخلاقی پہلوؤں سے مزین کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے بے مقصد مضامین کو نصاب سے خارج کرکے اچھے مضامین کو جگہ دی جانی چاہیے تاکہ بچے شعور پائیں اور آنے والی نسل بہتر قدریں حاصل کرسکیں ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ ماں ایک دعا ہے جو سدا سر پر رہتی ہے ماں ایک مشعل ہے جو راستہ دکھاتی ہے ماں اپنے بچے کی پرورش اور زندگی کے لئے نہ تو اپنی نیند کو نیند سمجھتی ہے اور نہ دکھ جو دکھ تکلیفیں اور مصائب برداشت کرتی ہے لیکن اپنی اولاد کی بہتری کے لئے اپنا غم دکھ درد اور تکلیف سب کچھ بھول جاتی ہے ماں سب استادوں سے بڑی استاد ہے ماں جرأت، طاقت اور ہمت کا دوسرا نام ہے بہار اور خزاں دھوپ اور چھاؤں میں ماں ہی پرخلوص ساتھی ہے اسکی قدرومنزلت کو اگر اسی نظر سے دیکھیں تو ماں کے سب دکھ اور غم خود بخود ختم ہوجائیں گے ایک دن مقرر کرنے کے بجائے ہر روز ماں کے نام کردیا جائے تو یہ بھی کم ہے۔